سوال

مزدلفہ میں رات بسر کرنے کا ضابطہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزدلفہ میں رات بسر کرنے کےلیے کیا ضابطہ ہے اوراگر شب بسر کرنا مشکل ہواور حاجی یہاں سے گزرنے ہی پر اکتفاء کرے تو اس کے حج کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حاجی کےلیے یہ واجب ہے کہ وہ آدھی رات تک کا وقت مزدلفہ میں گزارے اور اگر پوری رات یہاں بسر کرے، نماز فجر ادا کرے، نماز کے بعد ذکر واستغفار کرے اور پھر خوب روشنی کے بعد یہاں سے روانہ ہو تو یہ افضل واکمل ہے۔ ہاں البتہ کمزور مردوں، عورتوں اور بوڑھوں کےلیے آدھی رات کے بعد یہاں سے روانگی جائز ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نےاپنے اہل خانہ کے کمزور افراد کو اس کی رخصت دے دی تھی لیکن آپ نے خود یہاں شب بسر فرمائی، نماز دجر ادا فرمائی، نماز کے بعد اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا اور تہلیل واستغفار پڑھا اور پھر خوب روشنی ہونے کے بعد منیٰ کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ اور حجاج کرام کےلیے افضل یہ ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی اسوہ حسنہ کے مطابق عمل کریں، البتہ کمزوروں کےلیے یہ ضرور رخصت ہے کہ وہ صبح سے پہلے بھی کوچ کرسکتے ہیں جیسا کہ قبل ازیں بیان کیا گیا ہے۔

جو شخص کسی شرعی عذر کے بغیر مزدلفہ میں شب بسر نہ کرے تو اس پر دم لازم ہے کیونکہ اس نے سنت کی خلاف ورزی کی اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ "جو شخص حج کے کسی واجب کو ترک کرے یا اسے بھول جائے تو اس کی جگہ خون بہائے۔"[1]

اور بلاشک وشبہ مزدلفہ میں شب بسر کرنامناسک حج کا ایک عظیم واجب ہے حتی کہ بعض اہل علم نے اسے حج کا رکن قرار دیا ہے اور بعض نے اسے سنت کہا ہے جب کہ صحیح قول یہ ہے کہ حج کے واجبات میں سے ایکلک واجب ہے لہذا اس کے ترک کی وجہ سے دم بھی لازم ہے اور توبہ واستغفار بھی، جب کہ اسے کسی شرعی عذر کے بغیر جان بوجھ کر ترک کر دیا ہو۔

---

[1] موطا امام مالک، الحج، باب جامع الفدیۃ، حدیث: 257، 1/419/420

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

دارالافتاء محدث